اور ہاں! یہ کوئلے وغیرہ کی کانوں میں کام کرنے والوں کے لئے بھی روزہ معاف ہے؛ قرآن مجید سے یہ استنباط مصر کے بعض جدید مفسروں کا ہے، حنفیہ تو کیا سلف کے بھی کسی مسلک کے یہ موافق نہیں۔ "نیت" کے متعلق مختلف مقامات پر عربی عبارتیں دی گئی ہیں جن کی ضرورت بلاوجہ تقلید فقہا کے سوا کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ کسی جگہ نیت کو دل کا فعل بتایا گیا (ص۲۸ وغیرہ) پھر ایک جگہ "لفظی نیت" بھی لکھ دی گئی ہے (ص۴۰) حالانکہ بات پہلی درست ہے۔ انبیاء کو "شرعی عیوب و نقائص سے منزہ" (ص۳۱) کی تعبیر بھی بدل لی جائے تو کیا مناسب نہ ہوگا؟ ص۲۱ پر فکل حسنۃ یعملها الخ کا ترجمہ شاید رہ گیا ہے۔ تشہد کی دعاؤں (ص۱۲۵) میں سب سے بہتر اور افضل مسنون دعا آئندہ اشاعت میں درج کرنی چاہیئے۔ اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذبك من عذاب جهنم الخ (یعنی پوری دعا)

آخر کتاب میں زیارت قبر نبوی کے سلسلے کی روایات اور آداب تو ذکر کر دیئے گئے جن کا درجہ بشرط ثبوت بھی فضائل مسجد نبوی سے متعلقہ احادیث سے فروتر ہے لیکن جناب مرتب نے مسجد نبوی اور اس میں نماز کی فضیلت والی صحیح حدیثیں ذکر نہ فرمائیں!

ان باتوں سے قطع نظر بجائے خود اس قسم کی تالیف و اشاعت کی کوشش بہت قابلِ قدر ہے کہ "ارکان اسلام" کے مختصر سے تعارف کے لئے یہ بہت مفید ہے اگر مسائل کی تفصیل کسی خاص نقطۂ نظر سے نہ رہے تو افادہ عام ہو سکتا ہے۔

## شہیدِ کربلا

مرتبہ مولانا قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی - مدیر الحرم میرٹھ (ہند)
تقطیع $\frac{22 \times 18}{8}$ - صفحات ۱۱۲ - قیمت ایک روپیہ ۸ آنے

ناشر:- مکتبہ علمیہ - قاضی واڑہ - میرٹھ (ہند)

مولانا قاضی زین العابدین صاحب علمی حلقوں میں جانے پہچانے مصنف ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف مقبول خواص و عام ہیں۔ "شہید کربلا" کے عنوان سے موصوف نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا "نیا سچا شہادت نامہ" مرتب کیا ہے جس میں اس شہادت کے اسباب تاریخی سے بھی بحث کی گئی ہے جو پرانے شہادت ناموں سے بعض وجوہ سے واقعی بہتر ہے اس میں کئی باتیں اردو میں نئی اور تحقیق کے قریب تر (ص۱۵، ۱۶، ۲۲، ۲۵، ۲۸، ۳۴، ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۴۰ وغیرہ) مگر اصولِ تنقید کی روشنی میں

یہ موضوع مزید تحقیق کے لائق ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ "حضور نے اپنے جانشین کا انتخاب و اعلان خود نہیں فرمایا" (ص۹) لیکن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارات تصریح جیسے نہ تھے؟ (امام ابن تیمیہؒ اور شاہ ولی اللہؒ کی تحقیقات قابل مراجعت ہیں) جن کو خود علی مرتضےٰؓ نے بھی بالآخر تسلیم کیا (ص۱۲)

"صدیق اکبرؓ کی تقریر کے سامنے انصار کی گردنیں جھکیں" (ص۱۱) یا الائمۃ من قریش حدیث سن کر؟

حضرت حسینؓ کی کوفہ کی طرف تشریف لانے کو واقعہ انعقادِ خلافتِ صدیقی سے تشابہ؟ (ص۶۱)

حضرت حسینؓ کی پوزیشن کی ایک "دلچسپ توجیہہ" ہی کہا جا سکتا ہے والا فاین الثری من الثریا۔

افسوس ہے "یہ سچا شہادت نامہ" بھی ان واقعات کے دو مشہور کذاب راوی — ابومخنف لوط بن یحییٰ اور محمد بن ہشام الکلبی — کی افسانوی داستانوں سے خالی نہ رہ سکا۔ سیدنا حسینؓ کا جو موقف بیان کیا گیا ہے وہ ان کی پیش کردہ شرائط صلح سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جو آپ نے میدانِ کربلا میں پیش فرمائی تھیں۔ (الاصابہ)

کتاب کے آخر میں مولانا ابوالکلام آزادؒ کے دو مقالے شامل ہیں۔ بہتر ہوتا کہ "مسئلہ خلافت" میں مولانا مرحوم و مغفور نے "حسین و یزید" پر جو جچا تلا تبصرہ کیا ہے وہ بھی درج کر دیا جاتا تاکہ اس پہلو سے بھی قارئین محظوظ ہو سکتے۔

بہرحال جو لوگ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کو فاروق اعظمؓ۔ سیدنا عثمانؓ سیدنا علیؓ کی شہادتوں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے مطالعہ کے لئے یہ "نیا شہادت نامہ" قابل قدر چیز ہے۔


## سیرت و تاریخ کی ایک نایاب کتاب

# طبقات ابن سعد مکمّل

کاغذ اعلےٰ، ٹائپ روشن، طباعت نفیس۔ آٹھ جلدوں میں۔ مجلد اعلےٰ قیمت صرف ۵۰/- ۳ روپے

ہر علمی لائبریری اس کتاب کے بغیر ناقص رہے گی۔

المکتبۃ السلفیۃ ۔ شیش محل روڈ۔ لاہور